رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ يَشَاءُ اللّٰهُ يُبَشِّرْ بِهٖ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۲ | ۱۲ ماہ اخاء ھ ۱۳۲۶ ش | ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت فضل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مسلم پناہ گزینوں کو جلد نکالا جائے

ہوں گے۔

سے کرتی

آ افضل کی کسی گزشتہ اشاعت
ین اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ جتنی جلد ممکن
ہر مسلم پناہ گزینوں کو مشرقی پنجاب سے
جانے کی کوشش کی جائے۔ اس وقت
شرقی پنجاب کے مختلف کیمپوں میں جن میں سے
شر غیر منظور شدہ کیمپ ہیں مسلمانوں کی ایک
بہت بڑی تعداد پڑی سڑ رہی ہے۔ یہ تعداد
غربی پنجاب کے غیر مسلم پناہ گزینوں کی تعداد
سے کسی طرح دوگنی سے کم نہیں ہوگی۔ لیکن
یا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان
نے ابھی تک اس نہایت اہم مسئلہ کی طرف
ور نہیں کیا۔ اس کے برخلاف ہندوستانی
سومت نے غیر مسلم پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب
سے نکالنے کے لئے زیادہ تیزی سے
ام شروع کر دیا ہے۔ اور اس نے اپنی پوری
یہ اس مسئلہ کی طرف مبذول کر دی ہے۔ اور
س مہم شروع کر دی ہے۔ حکومت ہندوستان
ے ارادے اس سے صاف ظاہر ہیں۔ ان
تا ہے کہ جہاں تک ہو سکے غیر مسلم
زینوں کو مغربی پنجاب سے اس سے
پہلے نکال لیا جائے۔ کہ مشرقی پنجاب کے
مسلم پناہ گزین نکل سکیں۔ ایک تو کیمپوں
یہ بسر مسلمانوں کی تعداد ہی بہت زیادہ
۔ اور دوسرے ان کو نکالنے کی رفتار بھی
سست ہے۔ اس کا صاف نتیجہ تو یہی
۔ غیر مسلم تو ہندوستان میں تمام کے
پہنچ جائیں گے۔ مگر مسلمانوں کی بہت سی
تعداد غیر مسلموں میں پھنسی رہے گی۔ سردار
پٹیل اور دیگر زعماء کے اعلانات کہ وہ
کچھ عرصہ تک چاہتے ہیں کہ امن کی فضا
قائم رہے مسلمانوں کے فوائد کے مدنظر نہیں
بلکہ وہ امن و صلح صرف اس لئے چاہتے
ہیں۔ کہ اتنے عرصہ میں ان کا کام تو بن جائیگا
اور وہ اپنے لوگوں کو پاکستان سے لے
جائیں گے۔ اور جب یہ خدشہ مٹ جائیگا۔ تو
پھر باقی ماندہ مسلمان پناہ گزینوں سے جیسا
سلوک چاہیں گے کرینگے۔

اس کے علاوہ آگے سردی کا موسم
آ رہا ہے۔ اور پناہ گزین کیمپوں میں اس طرح
پڑے ہوئے ہیں کہ کہا جا سکتا ہے کہ آسمان
کا سایہ بھی ان کو نصیب نہیں۔ کچھ مسلمان
زیادہ تر دیہاتی ہی غریب ہوتے ہیں۔ دوسرے
ان کا تمام اسباب وغیرہ لوٹ لیا گیا ہے۔
اور لاکھوں لاکھ مرد عورتیں بچے تقریباً عریانی
کی حالت میں دن کاٹ رہے ہیں۔ پھر یہ
امر بھی قابل غور ہے کہ مشرقی پنجاب کے
مسلمان پناہ گزینوں کو خوراک بالکل نہیں
مل رہی اور ہزاروں لوگ صرف بھوک کی
نذر ہو رہے ہیں۔ ایسی صورت میں اور بھی
ضروری ہے۔ کہ ان مصیبت زدوں کو جلد از
جلد نکال لایا جائے۔ اور اس کو فت ناک
اور اعصابی دباؤ سے محفوظ کر دیا جائے جو
کئی ہفتوں کی بے آرام اور پُر اضطراب
زندگی کی وجہ سے ان پر پڑ رہا ہے۔

ہمارے خیال میں جیسا کہ ہم پہلے بھی ان
کالموں میں ظاہر کر چکے ہیں۔ دونوں طرف
کے پناہ گزینوں کے متعلق دونوں حکومتوں
پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اس قسم کا
سمجھوتہ ہونا چاہیئے کہ ایک معین تاریخ تک
دونوں طرف کے پناہ گزین اپنی اپنی منزل
مقصود تک پہنچ جائیں۔ ایک خاص تعداد کے
مقابل ایک خاص تعداد کا طریقہ کسی طرح بھی
سے خالی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ نسبتی طریقہ
اختیار کرنا چاہیئے۔ یعنی اتنے فیصدی ایک
طرف سے اور اتنے فیصدی دوسری طرف
سے ایک وقت میں منتقل ہوں۔ چونکہ مسلمان
پناہ گزینوں کی تعداد دوگنی ہے۔ اس لئے
ایک وقت میں ایک تبادلہ میں ان کی تعداد
دوگنی ہونی چاہیئے۔ یہاں تک کہ ایک ہی
معین تاریخ کو دونوں علاقے پناہ گزینوں
سے خالی ہو جائیں۔

اگر اس طرح نہ کیا گیا تو ہمیں مسلمان پناہ
گزینوں کی ایک بہت بڑی تعداد سے ہاتھ
دھو لینا چاہیئے۔ اور ہم ان کی جانوں کے
لئے قیامت کو نہ صرف دادرس محشر کے حضور میں
جوابدہ ہوں گے۔ بلکہ پاکستان کو دنیا میں بھی
سخت نقصان ہوگا۔ کیونکہ کیا پتہ ہے کہ وہ
مسلمان جو ہماری سستی اور لاپرواہی سے اس
طرح صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ ان میں
کتنے ایسے ہونگے۔ جو پاکستان کی آئندہ تعمیر
میں بہترین معماروں کا کام دے سکتے۔

ہم قادیان نہیں چھوڑنا چاہتے

قادیان میں جو کچھ چیرہ دستی ہو رہی ہے اور
جو کچھ مقامی افسر وہاں کر رہے ہیں۔ اسکو
دیکھا جائے۔ اور ان شاندار تقریروں اور
بیانوں پر نظر دوڑائی جائے۔ جو گاندھی جی
پنڈت نہرو۔ سردار پٹیل اور حکومت ہندوستان
کے دیگر زعماء دیتے چلے جاتے ہیں۔ پھر
ان مشترکہ کانفرنسوں کے فیصلوں پر غور کیا
جائے۔ جو ہندوستان اور پاکستان کے ارباب
حل و عقد سر جوڑ جوڑ کر رہے ہیں۔ اور پھر
ان وعدوں کا خیال کیا جائے۔ جو قادیان
کی حفاظت کے خاص طور پر مشرقی اور مغربی
پنجاب کے بڑے بڑے حکام نے کئے
اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور نہیں تھکتے
ان سب باتوں پر جب ہم غور کرتے ہیں۔
تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ہندوستانیوں کے
دلوں سے ہمدردی کے جذبہ کا نام و نشان
مٹ چکا ہے۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ جو مسلمان
ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ ان کو رہنے
دیا جائے گا۔ ان کے جان و مال کی حفاظت کی
جائیگی۔ ان کو کسی طرح کا گزند نہیں پہنچنے دیا
جائیگا۔ لیکن عمل یہ ہے۔ کہ اگر جماعت احمدیہ
ہر ذریعہ سے حکومت ہندوستان پر یہ ثابت
کر چکی ہے۔ کہ وہ قادیان کو کسی قیمت نہیں چھوڑنا
چاہتی۔ اس کا صاف اصول ہے کہ قانوناً
قائم شدہ حکومت کے خلاف یہی نہیں کہ
بغاوت نہ کی جائے۔ بلکہ اس کے استحکام اور
قیام میں اپنی وسعت اور توفیق کے مطابق
پوری پوری کوشش کی جائے۔ پھر قادیان نے
ہندوستان میں آنے کے اعلان کے دن سے
بار بار اس بات کا اعادہ تحریراً اور زبانی
گفتگوؤں میں کیا جا چکا ہے۔ اخباروں میں
اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور کونسا ذریعہ ایسا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر ایم اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے ضیاء الاسلام پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر صاحبل بلڈنگ دھابل روڈ لاہور سے شائع کیا

نہیں چھوڑا گیا۔ جو اس نے اس بات کو واضح کرنے کے لئے اختیار نہ کیا ہو۔ حکومت ہندوستان اور مشرقی پنجاب کے تمام علاقے اور ادنے احکام اس حقیقت سے اچھی طرح واقف کرا دیئے گئے ہیں۔ لیکن ان تمام احتیاطوں کے باوجود قادیان میں مسلمانوں پر روز بروز نئی سے نئی آفتیں برپا کی جا رہی ہیں۔ مقامی حکام نے بلا وجہ کرفیو لگا کر اور سکھوں کو عداً بلا کر مسلمانوں کے مکانوں پر قبضے کر لئے ہیں۔ اور سینکڑوں احمدیوں کو شہید کر آئے ہے۔

الغرض ایسا رویہ اختیار کیا جا رہا ہے کہ مسلمان تنگ آ کر قادیان سے نکل جائیں۔ اس غرض کے حصول کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ گھر سے بے گھر کر دیا گیا ہے۔ مال و متاع لوٹ لیا گیا ہے سینکڑوں مسلمانوں کو بے گناہ گولی کا نشانہ بنا دیا گیا ہے۔ اور حملہ آور سکھوں کی دیدہ دانستہ مدد کی گئی ہے۔ کالج کی عمارت کو سکھ نیشنل کالج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

کیا ہم حکومت ہندوستان سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اگر قادیان میں فوج اس لئے رکھی گئی ہے۔ کہ وہاں بدنظمی یا فساد نہ ہو۔ تو پھر سکھ وہاں کس طرح پہنچ گئے ہیں۔ فوج نے ان کو روکنے کے لئے کیا کیا قدم اٹھایا ہے۔ اور کس بناء پر کالج کی عمارت پر سکھوں کا قبضہ کرا دیا گیا ہے۔ کیا یہ سکھ قادیان کے رہنے والے ہیں۔ یا ان کو مسلمانوں سے بچانے کے لئے فوج وہاں انتظامیہ کا روائیاں کر رہی ہے۔ پھر فورسپتال پر قبضہ کر کے وہاں سے مسلمان مریضوں اور زخمیوں کو کس نے نکالا ہے۔ مسلمانوں کے مکانوں پر جن سکھوں نے قبضے کر لئے ہیں۔ کس استحقاق سے یہ قبضے ہونے دیئے گئے ہیں۔ اگر مقامی حکام سکھ علی الرغم یہ قبضے ہونے ہیں۔ اور لوٹ مار کی گئی ہے۔ تو آخر ان مقامی حکام کو کس لئے وہاں رکھا گیا ہے۔ اور وہ کیوں ان باہر سے آنے والے سکھوں کو جو صریح طور پر خلاف قانون اور حکومت ہندوستان کی نظر میں خلاف منشاء دندناتے پھر رہے ہیں۔ وہاں سے نکالا نہیں جاتا۔ اور جو مسلمان ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی کے اصول کے مطابق کیوں مسلمانوں کے مکان ان زبردستی کرنے والے سکھوں سے واپس لے کر انہیں دیئے جاتے۔ کالج اور ہسپتال کیوں واپس نہیں کئے جاتے۔ کیوں ان پر قبضہ مخالفانہ کر رکھا ہے۔

ہم نے پہلے بھی ہر ذریعہ سے حکومت ہندوستان پر واضح کر دیا ہے۔ کہ ہم کسی قیمت پر قادیان کو خالی نہیں کرنا چاہتے۔ ہم حکومت ہندوستان کے وفادار شہری ہیں اور وفادار شہری رہیں گے۔ ہمارا یہ فیصلہ دکھاوے کے لئے نہیں۔ اور نہ اس میں کسی قسم کی ابن الوقتی کا شائبہ ہے۔ ہماری گزشتہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ ہم نے حکومت وقت کی وفاداری کا اصول دنیا جہان کی مخالفت کے باوجود ہمیشہ قائم رکھا ہے۔ ہم نے اس اصول کے قیام کی خاطر اپنوں اور بیگانوں کے نہ صرف لکھنے برداشت کئے ہیں بلکہ سخت سے سخت مصائب کا مقابلہ کیا ہے۔ اور ہم اس اصول کے لئے آئندہ بھی مصائب اٹھانے سے پہلو تہی نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ اصول ہمارا جزو ایمان ہے۔ کیونکہ ہم اس اصول کو نہ صرف جائز سمجھتے ہیں۔ بلکہ دنیا میں قیام امن کے لئے اشد ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے جیسا کہ ہم ان کالموں میں پہلے بھی اظہار کر چکے ہیں۔ کہ قادیان کا معاملہ حکومت ہندوستان کا امتحان ہے۔ یہ ایک ایسا واضح اور بدیہی معاملہ ہے۔ کہ اس معاملے کو کوئی دنیا کی نظر سے اوجھل نہیں کر سکتی۔ حکومت ہند کا تمام دنیا کے سامنے اس کے اس ادعا کے متعلق امتحان ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نہیں نکالنا چاہتی۔ اور مسلمان وفادار شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کرنا چاہتی ہے۔ وہ سرکش شہروں دوسرے مسلمانوں کے متعلق وہ کہہ سکتی ہے کہ وہ خود چلے گئے ہیں۔ یا وہ وفادار شہری بنکر نہیں رہنا چاہتے تھے۔ مگر قادیان اور اس کے رہنے والوں کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتی۔ کیونکہ دنیا میں کوئی انسان اس کے اس عذر کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ ہاں یہ اتنی واضح بات ہے کہ کوئی ماننے کو تیار نہیں ہوگا۔

ہم آج پھر ایک دفعہ اعلان کر دیتے ہیں کہ احمدیہ جماعت اپنے جان و مال و اولاد سے پیارے مقدس قادیان کی ایک چپہ زمین کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتی۔ اور ساتھ ہی حکومت وقت کا وفادار شہری بنکر رہنا چاہتی ہے ہم قادیان کو کیسے چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ ہندوستان میں یہ ہمارا سب سے زیادہ مقدس مقام ہے۔ اس کے ذرہ ذرہ پر احمدیت کی تاریخ ثبت ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ ہمارے پیشوا حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولد و مسکن ہے۔ اس کا کونہ کونہ ہمارے عقیدے میں شعائر اللہ ہے۔ اس لئے ہم اس کو اپنی جان اپنے مال اپنی اولاد اور دنیا کی تمام دولت تمام خزانوں سے زیادہ عزیز سے عزیز جانتے ہیں۔ ہم اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اگر دنیا سے سب احمدی ختم ہو جائیں۔ اور صرف ایک احمدی رہ جائے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ کا رہنے والا ہو۔ وہ بھی آگ خدا میں اپنا سب کچھ قربان کر دے گا۔ اور اگر وہ دشمنوں کے قبضہ میں چلا گیا ہوگا۔ تو اس کو واپس لینے کی کوشش کرے گا۔

استغفار اللہ

ہر مسلمان سے کہنے والی ایک ضروری بات

از جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

موجودہ مصائب کے وقت میں مسلمانوں کے لئے لازم تھا کہ وہ ہر دنیوی تدبیر سے پہلے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جاتے۔ اور اس حکم الحاکمین کے حضور گڑگڑا کر اور رو رو کر دعائیں کرتے۔ کہ وہ ان مصیبتوں کو جو خود ہماری شامت اعمال سے ہم پر آئی ہیں۔ اپنے فضل سے دور فرما دے۔ ان کا ہر بچہ بوڑھا۔ جوان۔ عورت۔ مرد۔ نہایت زاری اور رقت قلب کے ساتھ اپنے پیارے خدا سے اس مصیبت عظمیٰ کو ٹالنے کے لئے التجا کرتا۔ مگر ہوا یہ کہ مسلمانوں نے عورتوں کی طرح رونا چیخنا۔ چلانا شروع کر دیا۔ اتنا شور مچایا کہ خدا کی پناہ۔ ہم لٹ گئے ہم مارے گئے۔ ہمارے ساتھ یہ بدسلوکی ہوئی۔ ہم پر یہ ظلم ہوا۔ اخباروں میں دھواں دھار مضامین لکھے جا رہے ہیں کہ ہائے مسلمان تباہ ہو گئے۔ ان کے کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ انگلستان آئے اور ہماری مدد کرے۔ امریکہ دوڑے اور ہمیں بچا لے۔ غرض شکایتوں اور التجاؤں کا ایک سیلاب امڈا چلا آ رہا ہے۔ جس مسلم اخبار کو دیکھو اسی قسم کے بیانات سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ جس پرچہ کو پڑھو اسی قسم کی شکایات سے لبریز پاؤ گے۔ مگر اس نصیحت سے سراسر خالی ہے۔ کہ سب باتوں کو چھوڑو۔ اور اس مصیبت اور دکھ درد کے وقت میں خدا کے حضور جھک جاؤ۔ نہ کسی لیڈر کے موتھ سے یہ نکلتا ہے کہ تدبروں سے پہلی تدبیر یہی ہے کہ آستانہ خداوندی پر گر پڑو۔ اور اس وقت تک نہ اٹھو جب تک تمہاری التجا قبول نہ ہو جائے۔ نہ خود ہماری مسلمان گزشتہ اس طرف توجہ دلاتی ہے۔ کہ مصیبت سے نکلنے کا صحیح راستہ یہی ہے۔ کہ ہر مسلم یکسو ہو جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کو چھوڑ دینے اور اسے بھول جانے ہی کی وجہ سے یہ مصیبت ہم پر پڑی ہے۔ اور اب یہ اسی وقت دور ہو سکتی ہے۔ جب ہم خدا کا دامن مضبوطی سے پکڑ لیں اور اسی کے ہو کر زندگی بسر کریں۔ برخلاف اس کے ہماری ناچ رنگ کی محفلیں اسی طرح قائم ہیں۔ ہمارے سنیما اسی طرح کھلے ہیں۔ ہمارا عیش و عشرت کا بازار اسی طرح گرم ہے۔ ہم میں جھوٹ دغابازی۔ فریب اور مکر کی اتنی ہی شدت ہے۔ دوسرے کا مال غصب کر لینے کے ہم اسی طرح شائق ہیں۔ آپس کی ہمدردی اور اخوت ہم میں مفقود ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن ہو رہا ہے۔ ہر شخص دوسرے کا مال لوٹنے کی فکر میں ہے۔ دل سخت ہیں اور خون سفید۔ پھر آسمان سے بلائیں کیوں نہ نازل ہوں اور زمین کے مصائب کیوں نہ سر اٹھائیں۔ ان حقائق کی موجودگی میں ہمارا گلا کیا حق ہے۔ کہ ہم شکایت کریں۔ یہ جو کچھ تباہی تم نے دیکھی تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی تھی ہے

مت کرو شکوہ مشیت کا خدا ظالم نہیں
بلکہ ظالم ہیں تمہاری اپنی بداعمالیاں

نوع انسان نے خدا کو چھوڑ دیا۔ اور گدھوں کی طرح دنیا پر گر گئے ہیں۔ اس مردار کی ہڈیاں نوچ نوچ کر کھانی شروع کیں۔ اس کا نتیجہ جو کچھ ہوا وہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور اگر ہماری یہی حالت رہی۔ اور ہم نے اپنے میں تبدیلی پیدا نہ کی ع

ابھی اور ہونا ہے پامال باقی

کاش مسلمان اب بھی سمجھیں اور سوچیں کہ ان کے مصائب کا حقیقی علاج یہی ہے۔ کہ پہلے وہ خدا سے صلح کریں۔ اس کے حضور عاجزی مسکینی اور تذلل کے ساتھ گر جائیں۔ اور اس کے بعد پھر کوئی تدبیر کریں۔ ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو غیر مطبوعہ مکتوب

ہمیں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو غیر مطبوعہ خطوط موصول ہوئے ہیں جو حضور نے حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام رقم فرمائے تھے۔ یہ خطوط شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(عکس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجتبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ ۔ ۔

عزم و استقلال

(از جناب اعجاز نصر اللہ خاں صاحب تمنائی بی اے واقف زندگی)

تاریخ کے اوراق ہمیں بعض ایسے اسباق دیتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے ہمارے قدموں کو صحیح راستوں پر ڈالنے کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے سکتے ہیں۔ ان سبقوں میں سے ایک سبق عزم و استقلال کی کامیابی کا بھی ہے۔ تاریخ کے اوراق الٹتے چلے جائیے۔ آپ ہزار ہا ایسے واقعات دیکھیں گے کہ پست سے پست حالت والے لوگوں نے بھی جب عزم سے کام لیا اور اپنی منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے تمام قسم کی تکالیف کو استقلال سے برداشت کیا۔ تو وہ لوگ کامیابی کی منازل کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ بعوت نے ان کے قدم چومے اور کامرانی نے ان کے سر پر آبرو کا تاج رکھا۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ اپنے زمانے میں اپنی عزت قائم کی بلکہ آیندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی وہ نمونہ اور وہ نام چھوڑ گئے۔ جن کو وہ فخر سے یاد کریں۔ تاریخ عالم میں ایسے واقعات کی کمی نہیں جو شخص اپنے خلاف طاقتوں کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھا وہ ہمیشہ کے لئے گمنامی کا شکار ہو گیا۔ مگر اس کے مقابلے میں جس نے عزم و استقلال سے کام لیا۔ وہ بڑھتا چلا گیا۔ اور آسمانِ زیست پر اپنا نام ایک درخشندہ ستارے کی طرح چھوڑ گیا جس کی روشنی آئندہ آنے والے بھی اپنا راستہ ڈھونڈ سکیں۔ زندگی کی منازل کو کامیابی سے طے کرنے والوں کا قافلہ آسان نہیں ہوتا۔ ان کے راستہ میں بہت سی پر خار وادیاں ہوتی ہیں۔ مگر جو ایک کانٹے کا چبھنا بھی برداشت نہیں کر سکتے وہ کبھی بھی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچا کرتا دنیا میں کامیابی ہمیشہ انہی کو ہوتی ہے جو بلند عزائم کے مالک ہوں اور اپنے عزائم کو پورا کرنے کے لئے استقلال سے کام لیں جو شخص ذرا سی تکلیف کے آنے پر یہ سمجھ بیٹھے کہ اب اس کے لئے ترقی کی تمام راہیں مسدود ہو چکی ہیں۔ وہ کبھی بھی بلندیوں تک نہیں پہنچا کرتا۔ ناکامیاں بھی انسانوں ہی کو ہوا کرتی ہیں۔ مگر ان ناکامیوں کو کامیابیوں میں تبدیل کرنا بھی انہی کے ہاتھ ہوتا ہے جو اپنا کھیت بونے کے لئے کسی اور کا محتاج نہ ہو اس کا کھیت کاٹنے کے وقت بھی اور ہی موجود ہوتے ہیں۔ مگر جو اپنا کھیت خود بوتا ہے اور خود ہی محنت کرتا ہے تو اس کو پھل بھی وہ خود ہی کھاتا ہے۔

سکندر جس کو آج دنیا سکندر اعظم کے نام سے پکارتی ہے اور لوگ اس سے ہماری کا سبق حاصل کرتے ہیں۔ ایک معمولی ریاست کے مالک کا لڑکا تھا۔ مگر اس نے عزم کیا دنیا کو فتح کرنے کا۔ ان کا یہ عزم بہت بلند تھا۔ دنیا میں ایسی ایسی حکومتیں تھیں جو اس سے بیسیوں گنا زیادہ طاقت کی مالک تھیں مگر کیا ان کی جاہ و حشمت دیکھ کر اس کے ارادے میں کمزوری پیدا ہوئی؟ کیا ان کی طاقت سے اس کے پائے استقلال میں لغزش آئی؟ نہیں بلکہ اس نے اپنے اس عزم بلند کو پورا کرنے کے لئے استقلال سے کام لیا اور آخر وہ ان تمام طاقتوں کو نیچا دکھانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور آج تک دنیا اس کا نام عزت سے لیتی ہے۔ اگر وہ اپنی قد مقابل حکومتوں سے مرعوب ہو جاتا اگر وہ بلند پہاڑوں کی چوٹیوں کو دیکھ کر انہیں عبور کرنے کا خیال چھوڑ دیتا تو آج دنیا میں اس کا نام مٹ چکا ہوتا۔ اس کا نام آج تک زندہ ہے تو کس وجہ سے۔ اسی وجہ سے کہ اس نے عزم و استقلال کی وہ مثال قائم کی جو کبھی دنیا کو بھول نہیں سکتی۔

بابر جو خاندان مغلیہ کا پہلا تاجدار تھا ہندوستان میں اس کی تمام سلطنت دشمنوں کے ہاتھ میں چلی گئی وہ بھی بچ گیا تھا مگر کیا وہ اس آفت سے گھبرا گیا اس نے اپنی سلطنت کے واپس لینے کا عزم کیا۔ کئی دفعہ اسے ناکامیاں ہوئیں مگر اس کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ایک ایسی سلطنت قائم کی جس کی شان و شوکت آج تک لوگوں میں عزت کے ساتھ یاد کی جاتی ہے اگر وہ اپنی حالت دیکھ کر گھبرا جاتا تو آج اس کا نام بھی دنیا کے جلیل القدر انسانوں میں نہ ہوتا۔ گویا اس کا عزم و استقلال تھا۔ جس نے اس کے نام کو بنا دیا۔

رابرٹ بروس سکاٹ لینڈ کا ایک مشہور بادشاہ تھا۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ ایک دفعہ وہ دشمن سے جنگ کی ایک غار میں چھپا بیٹھا تھا۔ اور اس کے دل پر ایک ناامیدی سی طاری تھی۔ کہ اس نے ایک مکڑی کو دیکھا۔ جو غار کی دیوار کے ساتھ اوپر چڑھ رہی تھی۔ مگر جب ذرا اوپر ہو جاتی تو گر پڑتی وہ گرنے کے بعد ناامید نہیں ہوتی ہوا تھی۔ بلکہ پھر چڑھنا شروع کرتی تھی اور پھر پڑتی تھی۔ اسی طرح نو دفعہ اس مکڑی نے کوشش کی اور آخری دسویں دفعہ وہ چوٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی رابرٹ بروس نے جو اس وقت اپنی کامیابی سے ناامید ہو چکا تھا اس واقعہ کو دیکھ کر سبق حاصل کیا۔ اور سوچا کہ اگر ایک مکڑی استقلال سے کام لے کر کامیاب ہو سکتی ہے تو میں کیوں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس نے بار بار کوشش کی اور آخر اپنی سلطنت واپس لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اگر وہ اس وقت ہمت ہار بیٹھتا تو آج دنیا میں کسی انسان کو یہ معلوم بھی نہ ہوتا کہ رابرٹ بروس نامی کوئی انسان تھا۔

موجودہ جنگ عظیم نے ہمیں ایک دفعہ پھر بتلا دیا کہ عزم و استقلال کی قوتوں کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکتی جرمنی کے پاس قوت تھی وہ انگریزوں کو مسل سکتا تھا۔ مگر اتحادیوں کو جس چیز نے کامیاب کروایا وہ وہی پرانا ہتھیار عزم و استقلال تھا۔

اس جنگ کے بعد ایک قصہ عام طور پر انگلستان میں مشہور ہو گیا کہ جب پیرس کا شہر جرمنی نے فتح کر لیا تو ہٹلر نے چرچل کو ایک ملاقات کے لئے فرانس بلایا۔ جب مسٹر چرچل وہاں پہنچے تو ہٹلر نے ان سے ایک دستاویز پر دستخط کرنے کو کہا۔ جس میں لکھا تھا کہ انگلستان جنگ ہار گیا ہے۔ مسٹر چرچل نے اس دستاویز پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ابھی ہم جنگ نہیں ہارے۔ مگر آؤ ہم ایک اور ذریعہ سے فیصلہ کر لیں اور وہ یہ کہ سامنے والے تالاب میں سے جو شخص اس جانور کو جو اس میں تیر رہا ہے پکڑ لے وہ جنگ جیتا۔ ہٹلر نے کہا منظور ہے اور فوراً اپنے ریوالور سے اس جانور پر گولیاں برسانی شروع کیں مگر پانی کی وجہ سے کوئی نشانہ ٹھیک نہ بیٹھا اور آخر ہٹلر نے مجبور ہو کر مسولینی کو کہا کہ تم اچھے تیراک ہو۔ تم اس تالاب میں چھلانگ لگا کر جانور کو پکڑنے کی کوشش کرو۔ مسولینی نے ایسا ہی کیا۔ مگر ہر دفعہ وہ جانور اس کے ہاتھ سے پھسل جاتا۔ آخر وہ بھی ناکام لوٹا جب مسٹر چرچل کی باری آئی۔ تو انہوں نے اپنا چارکا چھوٹا تالاب میں ڈالا اور اس میں پانی بھر کر باہر پھینک دیا۔ پھر دوسری دفعہ یہی کیا۔ پھر تیسری دفعہ اور پھر لگاتار ایسا ہی کرتے چلے گئے آخر ہٹلر نے تنگ آ کر پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ جس کے جواب میں مسٹر چرچل نے کہا کہ آپ اس وقت ہم کو دیکھ رہے ہیں۔ مگر استقلال سے ہم جنگ جیت جائیں گے آخر یہ تالاب ختم ہو جائے گا اور ہر جانور پکڑ لیا جائے گا۔ اور آخر ایسا ہی ہوا۔ جرمنی جو اپنے زعم میں دنیا کا مالک بن چکا تھا اسے عزم و استقلال کی طاقتوں کے سامنے گردن جھکانا پڑی اور یہ طاقتیں ایک دفعہ پھر کامیاب ہو گئیں۔

یہ جتنے واقعات بھی میں عرض کر چکا ہوں سب یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ دنیا کی طاقتوں کو آخر عزم و استقلال کے سامنے جھکنا پڑتا ہے پھر آج ہمارے عزم کا اور ہماری استقلال مزاجی کا امتحان ہے اگر ہم بلند عزائم اور استقلال سے کام لیں گے۔ تو ہم یقیناً کامیاب ہوں گے۔

سکندر کے ساتھ خدا کا کوئی وعدہ نہیں تھا۔ بابر کے پاس خدا کی کوئی بشارت نہ تھی رابرٹ بروس کے پاس خدا کی تائید کی کوئی خبر نہ تھی۔ اور چرچل کو خدا تعالیٰ نے اپنی مدد کا وعدہ نہ دیا تھا۔ مگر باوجود اس کے یہ کامیاب ہوئے کیونکہ انہوں نے عزم اور استقلال سے کام لیا۔ اگر یہ لوگ جن کے ساتھ خدائی وعدے نہ تھے اس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو ہم جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں جن کو خدا نے اپنی مدد کا یقین دلایا ہے جن کے پاس ہزار ہا بشارتیں الٰہی تائید کی موجود ہیں۔ ہم کامیابی کیوں حاصل نہیں کر سکتے ہماری کامیابی یقینی ہے مگر ضرورت ہے عزم بلند کی اور اس عزم کو پورا کرنے کے لئے استقلال کی اگر ہم بھی آج انہیں قوتوں سے کام لیں تو خدا تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کے وقت کو قریب سے قریب تر لا سکتے ہیں اگر وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے کوئی وعدہ نہ دیا تھا اس طرح کامیابی حاصل کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ کو آپ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔ مگر آپ بھی اس کے عزیزوں کے سے اعمال سے کام لیں۔ آپ کی کامیابی یقینی ہے مگر آپ بھی اپنے اعمال ویسے بنائیں۔ کہ آپ ان انعاموں کے حقدار ہوں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے مقرر فرما دیئے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اعمال نیک بجا لانے اور اپنے دین کی بیش از بیش خدمت کرنے اور استقلال سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

الفضل آپ کا قومی آرگن ہے
اسکی مدد کرنا قوم کی مدد کرنا ہے احباب کرام الفضل کا چندہ جلد ادا کریں اور اسکی خریداری کے اضافہ کیلئے سعی کریں۔ (مینجر)

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

عرب فوجوں کی طرف سے فلسطین کی طرف پیشقدمی

اور برطانیہ ہراس کا ردِ عمل

بیروت ۱۱ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ مصر شام اور لبنان کی فوجوں نے فلسطین کی سرحدوں کی طرف پیشقدمی شروع کر دی ہے۔ یہ پیشقدمی عرب لیگ کے اس فیصلہ کے نتیجہ میں کی گئی ہے کہ فلسطین سے برطانوی اقتدار کے خاتمہ کی صورت میں اعراب فلسطین کو ہر ممکن اخلاقی۔ اقتصادی اور فوجی مدد دی جائے۔ اس فیصلے میں عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عظام پاشا نے بتایا کہ سابق برطانوی فوجی افسروں نے عربوں کی طرف سے لڑنے کی پیشکش کی ہے

برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس اقدام کے متعلق برطانیہ کے ردعمل کا ذکر کیا اور کہا عرب فوجوں کی پیشقدمی سے برطانیہ کے اس اعلان پر کوئی اثر نہیں ہوگا جس میں بتایا گیا تھا کہ اگر اسرائیلی جمعیت اقوام مسئلہ فلسطین کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہ کر سکی تو برطانیہ فلسطین کو خیرباد کہہ دے گا۔ سرکاری ترجمان نے توقع ظاہر کی ہے کہ اعراب فلسطین اور یہود میں ضرور کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائیگا۔ یہودی ایجنسی نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ سرد ست عرب ممالک کوئی جارحانہ کارروائی نہ کریں گے۔

کشمیر اسمبلی میں مسلم کانفرنس کی تحریک مذمت

صدر کی طرف سے بے ضابطہ قرار دیدی گئی

سرینگر ۱۰ اکتوبر مسلم کانفرنس کے رکن خواجہ عبدالغنی نے کشمیر کی ریاستی اسمبلی میں یہ تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا کہ حکومت ان لوگوں کے ساتھ جو ریاست کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ ہندوستان سے الحاق کے حامی ہیں انہیں ریاستی حکومت نے پوری آزادی دے رکھی ہے۔ صدر اسمبلی نے یہ تحریک پیش کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس کے علاوہ دو اور تحریکیں بھی صدر نے خلاف قاعدہ قرار دیدی ہیں۔ ان تحریکوں میں اس امر کی مذمت کی گئی تھی کہ ریاستی فوج کے مقامی عہدہ دار سے مسلمان افسروں کو تدریجاً برطرف کیا جا رہا ہے اور اخبار کشمیر ٹائمز پر نادانستہ پابندی عائد کر دی گئی ہے جسے راجہ کشمیر نے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا ہے۔

غیر مسلموں کی طرف سے پاکستان میں رہنے کا فیصلہ

لاہور ۱۰ اکتوبر پاکستان دستور ساز اسمبلی کے ہندو رکن مسٹر داتار رائن نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر غضنفر علی خاں وزیر خوراک پاکستان کی مساعی کے نتیجہ میں چکوال اور پنڈ دادنخاں کی تحصیلوں کے بیس ہزار غیر مسلموں نے اپنے دیہات میں بدستور رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ انہیں مشرقی پنجاب پہنچانے کے سلسلے میں جن گاڑیوں کا انتظام کیا جا رہا تھا انہیں روک لیا گیا ہے۔

وزیر اعظم سرحد کا اعلان

پشاور ۱۰ اکتوبر آج وزیر اعظم صوبہ سرحد نے ایک پریس کانفرنس میں ایک اعلان کیا

اعلان میں سیاسی اور غیر سیاسی اسیروں کا امتیاز ختم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آئندہ تمام اسیر غیر سیاسی متصور ہونگے۔ صوبہ کا امن معرض خطر میں ڈالنا ایک ایسا جرم خیال کیا جائے گا اور مجرم کو صوبہ سے نکالا جا سکے گا

خان عبدالقیوم خاں نے بتایا کہ صوبائی حکومت خان عبدالغفار خاں اور ان کے حواریوں کی سیاسی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ جو حکومت پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لئے قبائلی علاقہ میں ہندو سرمایہ بھیج رہے ہیں۔ پاکستان کے دشمنوں کو خلاف امن سرگرمیاں جاری رکھنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ آئندہ ایسی سرگرمیوں کا پوری قوت سے سدباب کیا جائیگا

حکومت پاکستان کی طرف سے فقیر آف ایپی کی معافی کے فیصلہ کی وضاحت کرتے ہوئے خان عبدالقیوم نے کہا حکومت پاکستان نے قبائلی علاقہ کے لئے نئی پالیسی کا آغاز کیا ہے۔ یہ پالیسی مساوات اور اخوت پر مبنی ہوگی فقیر آف ایپی کے خلاف برطانوی حکومت نے جو اقدامات عائد کر رکھے تھے ان سے فقیر صاحب کی برأت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نہیں پاکستان میں ہر جگہ قیام فرمانے کی اجازت ہوگی۔

سرحدی گاؤں میں ایک اور حملہ

لاہور ۱۰ اکتوبر مغربی پنجاب کی سرحدی پولیس کو آج پھر ایک مسلح سکھ جتھے کا قصور سٹیٹ ویژن میں مقابلہ کرنا پڑا۔ حملہ آور تعداد میں ساٹھ تھے جن میں بارہ دردی آدمی بھی تھے۔ ان کے پاس دو برین گنیں اور اٹھارہ رائفلیں تھیں۔ اپنی برین گنوں کو وہ جا بجا ٹیلوں پر نصب کر کے انہوں نے مسلم دیہاتوں پر جو اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے گولیاں برسانی شروع کیں۔ قریبی چوکی کی پولیس فوراً امداد کو پہنچ گئی اور حملہ آوروں کا مقابلہ شروع کر دیا جس کے بعد مادے گئے اور باقی بھاگ گئے۔

کشمیر کی تمام جماعتوں کو متحد کیا جائے

سرینگر ۱۰ اکتوبر کشمیر سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری نے ایک بیان میں تجویز کیا ہے۔ کہ ان تمام جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل جو کشمیر کے پاکستان سے الحاق کی حامی ہیں۔ ایک تنظیم قائم کی جائے

بنکوں کے روپیہ کا تبادلہ

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر حکومت ہندوستان اس مسئلہ پر غور و خوض کر رہی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے پناہ گزینوں کا روپیہ بنکوں سے نکلوا کر انہیں دلایا جائے۔ ڈاک خانوں کے روپے اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹوں کو بھی پناہ گزینوں کے حوالے کرایا جائیگا۔ حکومت پاکستان بھی اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے

مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کا تخلیہ

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر حکومت ہندوستان کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مشرقی پنجاب سے مسلمان پناہ گزینوں کو گاڑیوں اور لاریوں میں پاکستان بھیجا جا رہا ہے۔ اڈہ پر کوئی دس ہزار مسلمان گاڑی ہیں اور پانچ ہزار لاریوں میں پاکستان بھیجے گئے۔

ایک عارضی مجسٹریٹ معطل کر دیا گیا

لاہور ۱۱ اکتوبر آج ایک عارضی مجسٹریٹ کو ایک غیر مسلم کی دکان نامناسب طور پر کھلوانے کے جرم میں معطل کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اور مجسٹریٹ کے متعلق بھی تفتیش ہو رہی ہے۔

چاول کے بیوپار کرنیکے خواہشمندوں کیلئے موقعہ

لاہور ۱۱ اکتوبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ لاہور گوجرانوالہ شیخوپورہ سیالکوٹ گجرات منٹگمری اور لائلپور کی جڑانوالہ تحصیل کے چاول کے بیوپاری اور چاول کی تکیوں کے مالک ہندوستان چلے گئے ہیں اس وجہ سے بہت سی تکیاں بیکار پڑی ہیں۔ جنہیں حکومت اپنے قبضہ میں کر کے موزوں آدمیوں کو جو اس کام کا تجربہ رکھتے ہوں دینا چاہتی ہے۔ اس لئے تمام وہ لوگ جو اس بیوپار کا تجربہ رکھتے ہوں اور یہ کام شروع کرنا چاہتے ہوں۔ فوراً مندرجہ ذیل پتے کے ڈپٹی کمشنروں سے ملیں۔

لارڈ مونٹ بیٹن لاہور آ رہے ہیں

لاہور ۱۱ اکتوبر سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ شہر کے دفاعی کونسل کا ایک اجلاس خاص آئندہ جمعرات کے روز لاہور میں منعقد ہوگا۔ لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان اجلاس کی صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر انڈیا گورنمنٹ کی ایمرجنسی کمیٹی نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے دونوں ڈومینینوں سے پناہ گزینوں کے تخلیہ کا کام ۱۵ نومبر ۱۹۴۸ء تک ختم کر لیا جائے۔

سر محمد ظفر اللہ خان کی تقریر سمجھ سکنے کا عالم طاری ہو گیا

رائٹر کے نامہ نگار کا بیان

لیک سکیس ۱۱ اکتوبر رائٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ اقوام متحدہ کی جو کمیٹی مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی۔ اس میں پاکستانی وفد کے راہنما سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر کے بعد ایک تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اکثر ممبران پر سکتے کا عالم طاری ہے اور وہ اس سلسلے میں اظہار خیال کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ امریکہ کا نمائندہ اس وقت تک دلی کرنے پر آمادہ نہیں ہے جب تک کہ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین اور وزیر خارجہ جارج مارشل اس مسئلہ کا کوئی موزوں حل تلاش نہیں کر لیتے روسی نمائندے نے بھی اب تک اپنی روش کا اظہار نہیں کیا۔ کل کی بحث میں کمیٹی کے صدر ڈاکٹر ہربرٹ راسٹر لیا نے افسوس بہت پریشانی کا اظہار کیا جب بحث مقررہ وقت سے بہت پہلے ہی آخری مرحلہ تک پہنچ گئی اور امریکن نمائندے نے پول خاموشی اختیار کر لی کہ گویا اس کی زبان گنگ ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے اقوام متحدہ کے اجلاس میں اس قسم کے واقعہ کی کوئی نظیر نہیں ملتی اس موقعہ پر پاکستانی نمائندہ نے یہ مشورہ دیا کہ چونکہ مس سرکردہ ممبر تقریر کرنے سے واضح طور پر ہچکچا رہے ہیں اس لئے عام بحث بند کر دی جائے۔

جب سر محمد ظفر اللہ خاں تقریر کر رہے تھے تو عرب نمائندوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ تقریر کے خاتمے پر عرب نمائندوں نے آپ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا یہ ایک بہترین اور شاندار تقریر تھی۔ ایک انگریز نمائندے نے سر محمد ظفر اللہ خاں کو یہ پیغام بھیجا کہ مجھے اپنی شاندار تقریر کی نقل بھیجنے میں غور کے ساتھ اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

ریاست کشمیر فی الحال کسی یونین میں شامل نہیں ہوگی

اگست اور ستمبر میں مغربی پنجاب کی پولیس نے ۳۴ رائفلیں ایک سو تین گرنیں ۲۵ سٹین گنیں ۱۶۵ ہینڈ گنیں ۱۵ پستول ۱۶ ریوالور ۸۱ دستی بم ۶۵ بم چار ہزار خنجر کارتوس اور ہزاروں تیز دھار آلات برآمد کئے

ملک فیروز خاں نون کا بیان

لاہور ۱۱ اکتوبر مغربی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن ملک فیروز خاں نون نے ایڈیٹر پریس کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومتوں کو نت نئے آرڈیننسوں سے اور ڈکٹیٹرانہ پالیسی سے گریز کرنی چاہئے اور حتی المقدور جمہوری اصولوں پر کاربند رہنا چاہئے۔ اگر اسمبلی کا باقاعدہ اجلاس نہ بھی بلایا جا سکے پھر بھی عوام سے منتخبہ نمائندوں کے مشورے کے بغیر کوئی آرڈیننس نافذ نہیں کرنا چاہئے۔ مثال کے طور پر آپ نے علاقہ قصل کے زمینداروں کی پچاس ہزار ایکڑ اراضی پر قبضہ کرنے والی تجویز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کے متعلق ارکان اسمبلی سے قطعاً کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر

دہلی میں مشرقی پنجاب کے وزراء کی کانفرنس

شملہ ۱۱ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم اور وزراء کی ایک کانفرنس دہلی میں منعقد ہوگی جس میں ریفیوجی ڈویژن کی صورت حالات پر بحث و تمحیص ہوگی مشرقی پنجاب کے گورنر سر تیج بہادر سپرو، کمشنر اور ڈویژن کے تمام ڈپٹی کمشنروں کی شمولیت کی توقع ہے۔

پنڈ کی چھوڑی ہوئی جائدادوں کے متعلق حکومت سے ایک زیر تجویز آرڈیننس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مغربی پنجاب میں ایسا کوئی آرڈیننس نہ سنایا جائے تاوقتیکہ ہندوستان کی حکومت مسلمان پناہ گزینوں کے لئے ایسا ہی قانون وضع نہ کرے

لائبریریوں کے تحفظ کے لئے سر بخاری کا تقرر

لاہور ۱۱ اکتوبر گورنمنٹ کالج کے پرنسپل مسٹر اے ایس بخاری کو پبلک اور پرائیویٹ لائبریریوں کا چارج لینے کے لئے مقرر فرمایا ہے بخاری صاحب کے تقرر سے اس بات کا یقین ہو چلا ہے کہ اب وہ ہزاروں کتابیں جن کے متعلق اندیشہ تھا کہ وہ تلف اور ضائع ہو جائیں گی محفوظ ہو جائیں گے۔

بخاری صاحب نے انٹرویو دیتے ہوئے یہ امید ظاہر کی ہے کہ عوام کتب فراہم کرنے کے سلسلے میں ان سے ہر ممکن تعاون کریں گے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ لوگ جو اس سلسلے میں کچھ معلومات بہم پہنچانا چاہیں۔ وہ مجھے میرے کالج کے دفتر میں فون کریں۔

مسٹر گاندھی ابھی پنجاب نہیں آئیں گے

دہلی ۱۱ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گاندھی نے اپنا مغربی پنجاب کے فساد زدہ علاقوں کا مجوزہ دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ مسز حسین شہید سہروردی جو کراچی سے بدھ کو روانہ ہو گئے تھے۔ بہت جلد لاہور پہنچ جائیں گے۔ اور لاہور آکر مسٹر گاندھی کی نصیحت عوام کو پہنچائیں گے۔

مسٹر محمد اسماعیل خاں وائس چانسلر بنا دیئے گئے

دہلی ۱۱ اکتوبر ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مسٹر زاہد حسین کی جگہ مسٹر محمد اسماعیل خاں کو علی گڑھ یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ مسٹر زاہد حسین وائس چانسلر شپ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

میں یہاں ہندوستان یونین میں شمولیت کی بات چیت کرنے کیلئے نہیں آیا

کشمیر کے نائب وزیر اعظم مسٹر بترہ کی تصریحات

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر ریاست کشمیر کے نائب وزیر اعظم مسٹر آر۔ ایل بترہ نے آج ایک انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ مسلسل غور و فکر اور انتہائی صعوبتوں کے بعد ریاست نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب حالات اپنے اصل توازن پر آجائیں گے پھر ریاست کوئی فیصلہ کر سکے گی کہ وہ کس یونین میں شامل ہو۔ آپ نے کہا کہ ریاست نے ایک لاکھ مسلمانوں کو جو گورداسپور سے آئے تھے اپنے ہاں پناہ دی۔ انہیں خوراک اور کپڑے مہیا کئے اور حکومت کی طرف سے ان کے تمام اخراجات برداشت کئے اسی طرح ریاست نے سیالکوٹ سے آنے والے غیر مسلم پناہ گزینوں کو اپنے ہاں پناہ دی اور ان کی ہر ممکن اعانت کی لیکن افسوس کہ ہماری خدمات کو سراہا نہیں گیا بلکہ پاکستان نے مختلف طریقوں سے ہمیں ڈرایا دھمکایا ہے پٹرول کے معاملہ میں تو ہو چکا ہے لیکن پاکستان نے ہاتھی کو تین لاکھ ۸۰ ہزار گنیں پہنائی ہیں کیا مسٹر بترہ نے کہا یہ غلط ہے کہ میں دہلی میں ہندوستان یونین میں شمولیت کے متعلق گفتگو کرنے کیلئے آیا ہوں

سرحد کی خبریں

پشاور ۱۱ اکتوبر خیبر ایجنسی کے قبائلیوں نے قائداعظم ریلیف فنڈ میں سات ہزار روپیہ بطور چندہ دیا ہے۔

پشاور کے ڈپٹی کمشنر نے مسلم لیگ کے صدر کو مشورہ دیا ہے کہ وہ نیشنل گارڈز کے رضاکاروں کو ہدایت کر دیں کہ وہ غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائیدادوں پر قبضہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ نہ کسی مکان اور دوکان پر قبضہ جمائیں جو ہندو یا سکھ یہاں رہ کر اپنا کاروبار وغیرہ جاری رکھنا چاہیں ان کی راہ میں حائل نہ ہوں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مردان نے ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت چار سے زیادہ افراد کا ایک جگہ جمع ہونا۔ ہتھیار اٹھا کر چلنا۔ نعرے لگانا۔ افواہیں پھیلانا ممنوع قرار دے دیا ہے

بلقان کمیشن سے روس کا بائیکاٹ

لیک سکس رینو یارک ۱۱ اکتوبر سوویٹ کے مندوب نے جمعیت اقوام متحدہ کی پولیٹیکل کمیٹی ۳۴

شیرنی کو گولی سے اڑا دیا گیا

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر گذشتہ فسادات میں ایک سرکس والے نے ایک شیرنی پنجرے میں بند کر رکھی تھی۔ یہ شیرنی مسروقہ مویشی کا پتہ لگانے والی پارٹی کے ہاتھ لگ گئی۔ اسے وہاں سے منتقل کر کے اسپیل پی۔ سی۔ اے میں لایا گیا۔ اور مقامی افسروں کے ذریعے اعلان کرا دیا گیا کہ جو کوئی اسے رکھنا چاہیگا اسے دیدی جائے گی لیکن کوئی اسے لینے کے لئے نہ آیا۔ دو چار دن اس کا گذارہ گھوڑوں پر ہوتا رہا۔ لیکن بالآخر حکام نے سوچا کہ یہ سودا مہنگا پڑے گا۔ ناچار یہی فیصلہ ٹھہرا کہ اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

۳۴ کی نوٹس پر تعمیل کرائی ہے کہ سوویٹ روس جمعیت متحدہ کے مجوزہ بلقان کمیشن کا بائیکاٹ کرے گا۔ اور اس کا اس کے انتخاب سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہوگا۔

جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد مسلمانوں کا حکومت ہند و ستھان سے عہد وفاداری

دہلی کی صورت حالات

دہلی ۱۱ اکتوبر موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ریلیف کے مسلم پناہ گزین اپنے گھروں میں واپس آرہے ہیں نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں مسلمانوں نے ہندوستان یونین سے وفاداری کا عہد کیا اور کہا کہ وہ دو قوموں کی تھیوری کے قائل نہیں ہیں قاضی حوض میں پولیس نے ایک خالی مکان سے دو دیسی ساخت کے بم برآمد کئے۔ صدر بازار میں سراسر احتفاظاً لاکے قریب مورچہ بندیاں پر سوار دو آدمیوں پر حملہ کیا گیا اس سلسلے میں چار گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ صدر بازار میں دو قوموں کے گروہوں میں پولیس کے بروقت پہنچنے کی وجہ سے فساد ہوتے ہوتے رک گیا۔

۳۴ آیا ہوں بلکہ" یہ بالکل غلط ہے" میں تو معاہدے سے متعلقہ امور پر گفتگو کرنے آیا ہوں کیونکہ ریاست کی غذا اور کپڑے کا انحصار ہندوستان پر اور تار برقی مواصلات اور پٹرول کا انحصار پاکستان پر ہے۔

قادیان کی صورت حالات

لاہور ۱۱ اکتوبر سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان سے ابھی تقریباً چار ہزار عورتوں اور بچوں کو فوراً نکالنے کی ضرورت ہے یہ سب ایک نہایت تنگ جگہ میں جمع ہیں جہاں صفائی وغیرہ کا انتظام نہایت ناقابل بخش ہے خوراک کی قلت کے باعث بھی سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ اس علاقے کی پاکٹ کے باشندوں نے جن میں اکثریت حضرت امام جماعت احمدیہ کے خاندان کے افراد کی ہے شاندار فرمانبرداری کا ثبوت دکھایا ہے۔ انہوں نے اپنا ہر قسم کا سامان مقامی پناہ گزینوں کے کھانے پینے اور پہننے کے لئے رضاکارانہ طور پر پیش کر دیا ہے جن کو مجبوراً اپنا سب کچھ چھوڑ کر شہر کے پرانے حصہ میں پناہ لینا پڑی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کرفیو اٹھا دیا گیا ہے۔ لیکن قادیان کی دونوں پاکٹوں کے درمیان آمد و رفت ۳۴

مغربی پنجاب پولیس کی سرگرمیاں

لاہور ۱۱ اکتوبر مغربی پنجاب کی حکومت نے گذشتہ دو مہینوں اگست و ستمبر میں بغیر لائسنس کے جو اسلحہ اور آتشیں مادہ برآمد کیا ہے اس کے متعلق صحیح اعداد و شمار مہیا ہو گئے ہیں اور وہ درج ذیل ہیں۔

سات ہزار اکتالیس رائفلیں ایک سو بیس گن۔ ۲۵ سٹین گنیں ۱۶۵ ہینڈ گنیں ۱۵ پستول ۱۶ ریوالور ۸۱ دستی بم ۶۵ بم اور ۴۰۰ بم کارتوس۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں تیز دھار آلات کثیر مقدار آتشیں مادے کی برآمد کی گئی ہے۔

---

۳۴ ابھی تک انتہائی خطرناک ہے۔ کیونکہ پولیس کی امداد سے مقامی مسلمانوں کی طرف سے فائر وغیرہ ہوتے رہتے ہیں۔ سید ڈی صاحب قطراز ہیں کہ مقامی پولیس کی کارروائیوں کے باوجود قادیان میں محصور مسلمانوں کے حوصلے ابھی تک بڑے بلند ہیں۔ اور ان کے پائے استقامت میں ذرہ بھر لغزش نہیں آسکتی۔

Digitzedsby Khilafat Library Rabwah